Registered. No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴) — مطبوعہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستہ اخبارات

لدھیانہ میں ۲۱ و ۲۲ جنوری کو عمدہ ترشح ہوا۔ پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی اور احاطہ بمبئی کے اکثر مقامات میں خوب بارش ہوئی۔ **مراد** گوالیار میں پادری سکمپال صاحب نے ایک معزز شخص محمد اکرام الدین کو کئی مباحثوں کے بعد بپتسمہ دیا۔ **ضلع جہلم** میں بوجہ کثرت ڈکیتی کے صاحب ڈپٹی کمشنر نے ساہوکاروں کو مال خانہ سے ہتھیار دیدئے۔ باشندگان شہر نے پرائیوٹ چندہ کرکے اپنے اپنے محلوں میں بغرض حفاظت خاص چوکیدار رکھے۔ **سر سید** کی یادگار کے چندہ میں بنگال میں ۲۱۲۷۳ روپیہ ہوا۔ راجہ شیکھر شیر رائے نے ۲۰۰۰ ہزار دیا ہے۔ نواب صاحب مرشد آباد نے ۵۰۰۰ ہزار اور بیگم صاحبہ مرشد آباد نے بھی ۵۰۰ دیا ہے۔ **لکھنو** میں لفٹنٹ او تھنگ صاحب پولو کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر پڑے اور راہی ملک بقا ہوئے۔ **بمبئی** میں ۱۷ جنوری کو آنریبل جسٹس پارسن صاحب بائیسکل سے گر پڑے پیشانی پر سخت چوٹ لگی۔ **کلکتہ** سے ۵۰۲ فوج والنٹیر کے اخراجات کے لئے ۲ لاکھ ضرورت ہے۔ پبلک سے چندہ کا اپیل کیا گیا۔ **ہندوستان** میں خیراتی کاموں پر مزدوروں کی تعداد ۳۵ لاکھ تک پہنچ گئی اور روز بروز ترقی پر ہے۔ **ریاست** مارواڑ نے اپنے ہاں کے قحط زدوں کی دستگیری کے لئے ۳۰ لاکھ منظور کیا۔ ضرورت پڑی تو اور بھی دیا جائیگا۔ **ندوۃ العلما** کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں قرار پایا ہے ہولی کے دنوں میں منعقد ہوگا۔

مسٹر رومیش چندر دت۔ سی۔ آئی۔ ای۔ پریسیڈنٹ نیشنل کانگرس کو حضور وایسرائے نے شرف نیاز عطا فرمایا۔ **حضور نظام** رونق افروز حیدرآباد ہوگئے خیر مقدم نہایت دھوم دھام سے ہوا۔ **بنگال** ناگپور ریلوے نے بحجز ڈاک کے کل ٹرینوں کی رفتار گھٹا دی کیونکہ انجنوں کے لئے پانی دستیاب نہیں ہوتا۔ **چھوٹا ناگپور** کی مفسد قوم منڈہ گلہاڑی و تیر کمان سے مسلح ہے وجہ فساد محصول اراضی بتلائی جاتی ہے۔ **خزانہ بمبئی** نے پونڈ کا سکہ رائج کر دیا ۱۵ روپیہ کا ہے۔ **برما** میں باسین ہنزدہ ریلوے بنانے کے ۳۵ لاکھ کا عطیہ سرکار سے منظور کیا گیا ہے۔ **سر پاور** ڈیمیلس انسپکٹر جنرل امپیریل سروس افواج کلکتہ سے برائے دورہ الور۔ چیتور۔ بیکانیر روانہ ہوئے۔ **کلکتہ** میں چیچک ہے تمام پولیس افسر و سپاہی ٹیکا لگانے پر مجبور کئے گئے۔ **کلکتہ** کے ہندی اخبارات امرت بازار پترکہ اور ہتباد ی کے مقدمات باہم انجام بمصالحت ہوئے ۔ **سہارنپور** وادآباد۔ بریلی۔ دہلی۔ بنارس میں خوب بارش ہوئی۔ **لفٹنٹ گورنر** بہادر نے رنگون کے پرشان وشوکت دربار میں نہایت تشفی آمیز تقریر فرمائی۔ کئی رئیسوں کو اعزاز و انعام دئے اور فرمایا کہ ملک میں ڈکیتی کی بیخکنی ہوگئی ہے۔ **بمبئی** میں حضور گورنر نے شاپورجی سہراب جی کا یادگاری بت افتتاح فرمایا اس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ چندہ ہوا تھا۔ مرحوم وقائع نگار مصنف حامی تعلیم و سوشل ریفارمر تھا۔ **کلکتہ** سے گذشتہ مہینے میں ۴ لاکھ کھالیں مویشیوں کی جہازوں پر بھیجی گئیں یہ حال قحط کی سختی کے سبب سے ہوا۔ **بمبئی** میں ال سینیا نام کرونی پر بائلر پھٹ گیا تین یوروپین ایک دیسی ملاح زخمی ہوگئے ۔ **شملہ** اور کشمیر میں خوب برفباری ہوئی اور سردی خوب چمک گئی ۔

ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان سبی میں تشریف فرما وسط مارچ تک رونق افروز رہیں گے۔ **ضلع ملتان** میں کئی چوریاں سینہ زوری کے ساتھ ہوئیں اور کئی ڈاکے پڑے۔ **مجلس تجارت بنگالہ** کا سالانہ جلسہ ڈنر ۲۰ ماہ فروری کی رات کو قرار پایا۔ **امسال** مڈل کے امتحان میں تمام پنجاب میں ۷۰۰۰ طلبا تھے فیس کا ۳۵۰۰۰ روپیہ وصول ہوا۔ **پنجاب** کمیشن کے افسران کے لئے رخصت بندکی گئی صرف نہایت شکل سفارش یا خاص حالت میں ملیگی۔ **جنگ ٹرنسوال** کا چندہ قریب ۲ لاکھ تک پہنچا۔ **جنوبی افریقہ** کو ہندوستان سے ۲۵۱۰ گھوڑے آراستہ کرکے بھیجے جاوینگے۔ **گذشتہ سال** سررشتہ ڈاک ہندکی آمدنی ۲۲ لاکھ ۲۱ ہزار تھی۔ **بلوروں** نے قرار دیا کہ سابق باشندگان ٹرنسوال گرفتار ہونے پر قیدیان جنگ نہیں بلکہ مجرمان سنگین تصور کئے جاوینگے۔ **کوہ قاف** کے مقام طفلس میں یکم جنوری کو سخت زلزلہ آیا۔ دس دیہات تباہ ہوگئے ۸۰۰ جانیں ضایع ہوئیں۔ **انگلستان** میں ہوبائے انفلوئنزا کا زور ہے بہت لوگ فوت ہوئے۔ **یارکشائر** صوبہ انگلستان میں کوئلہ کا بڑا قحط ہوگیا اس واسطے کئی کارخانے بند کرنے پڑے ۔ **بصدارت** حضور پرنس آف ویلز لندن میں ایک کمیٹی بنی کہ بحری فوج کے لئے ہسپتال بنانے کو چندہ کیا جائے ۔ **انگلستان** چاہتا ہے کہ پرتگال پرزور دالگرڈ بیلا گوآ بے اس کے خریدے۔ **نامہ نگار** لیف نے سباسٹوپول سے لکھا کہ کوہ قاف میں روسی فوج کے دو ڈویزن کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے معلوم نہیں کہ کہاں جاوینگے اتنی خبر ہے کہ بحیرہ خضر کو عبور کرکے مشرق کیطرف جاوینگے ۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری۔ این پریداس صاحب۔ پنڈت رامانند صاحب۔ الور منشی علم مسیح اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی سی اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری جیمل سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ اللہ صاحب۔ پادری کیدارناتھ صاحب منت
ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ جنرل سر چارلس وارن دشمن کی توپوں وبندوقوں کی آگ سہتے ہوئے براہ دمین آگے بڑھکر دریائے ٹوگیلہ کو عبور کر گئے۔ ان کی ماتحتی میں ۱۱ ہزار بہادر برٹش فوج ہے۔ اور کثیر التعداد نوآبادیوں کی فوج اور بے آئینی سپاہ بھی انہیں کے زیرکمان ہے۔ لارڈ ڈنڈانلڈ زور سے بڑھکر پوٹگیٹر کے ٹیلہ پر قابض ہو گئے۔ بوئر اس پیش قدمی سے پریشان اور حواس باختہ ہیں۔ اور جنرل لٹلٹن کی براگیڈ نے بھی دریائے ٹوگیلہ کو عبور کرکے بوئروں کے مورچوں پر پھٹنے والے گولے مارے۔ لارڈ ڈنڈانلڈ کا ایک دستہ فوج بوئروں سے مقابلہ ہوا۔ جنرل وارن نے مدد دیکر دشمن کو مغلوب کیا۔ ۲۱ بوئر قتل اور پندرہ قیدی ہوئے۔ ہمارا ایک لفٹنٹ دو سپاہی قتل اور ایک سپاہی زخمی ہوا۔ جنرل رابرٹس اور جنرل کچنر کا معرکہ جنگ پر بھیجا جانا اس سبب سے نہایت خوشی سے دیکھا جاتا ہے کہ یہہ دونوں جنرل نہایت خوش نصیب اور بہادر ہیں جہاں کہیں گئے فتح ونصرت ان کے ساتھ رہی۔ پارلیمنٹ میں مباحثہ کے لئے دلچسپ مصالحہ تیار ہو رہا ہے۔ جنگ کرنے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ اعتراض اس بات پر ہے کہ جنگ کی تیاریوں میں ناقابلیت ظاہر کی گئی۔ اعتراض کا وار پہلے مسٹر چیمبرلین پر ہوگا اور اس کے بعد وار آفس پر۔ لیکن گورنمنٹ کے پاس نہایت عمدہ دلایل موجود ہیں اور قومی جوش پورے زور پر ہے جو ہر طرح گورنمنٹ کی تجاویز کی تائید کرتا ہے۔ برٹش وزارت اپنی کارگذاری پر متفق ہے اور اس کا مصمم ارادہ ہے کہ رہینگے توسب ورنہ سب کے سب مستعفی ہو جاویں گے اگرچہ ایسا ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ وزارت کے پاس تقریری مقابلہ کا سامان بہت کچھ تیار ہے۔ آرنج فری سٹیٹ کے علاقہ میں جنرل کنگشن صاحب نے نہایت عمدہ طور سے خاص خاص مقامات کو دیکھکر ایسے معلومات جمع کئے ہیں جو نہایت مفید ثابت ہونگے۔ اخبار انگلشمین کو ولایت سے خاص طور پر معلوم ہوا کہ اگر منصوبہ پورا اترا تو لیڈی سمتھ بہت جلد خلاص ہو جائیگا۔ سر الفرڈ ملنر نے مقامات فلپس ٹون اور ہوپٹون میں مارشل لا جاری کر دیا ہے ؎

مورشیس کے پورٹ لوئس سے جو خبریں موصول ہوئیں اُن سے پایا جاتا ہے کہ وہاں کئی بلیاں طاعون میں مبتلا پائی گئیں اور پھر ان سے یہہ وبا انسانوں میں سرایت کر گئی۔ اب تک کئی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ اب تک یہہ خیال تھا کہ طاعون کے پھیلانے کا ذریعہ صرف چوہے ہو سکتے ہیں مگر اب معلوم ہوا کہ بلیوں کے ذریعہ بھی طاعون پھیل سکتا ہے ؎

تار برقیاں

۲۰ جنوری کو جو وٹر سپیر وچے پر لڑائی ہوئی اس میں برٹش کے ۱۴ افسر و ۲۷۰ سپاہی زخمی ہوئے مقتولوں کی تفصیل آنے والی ہے یہہ مقام ٹوگیلہ ندی اور راگٹن ہوز کے درمیان ایک نہر ہے ۔ **۲۱ جنوری** کو بھی جنرل وارن دن بھر دشمن کے ساتھ مصروف جنگ رہا۔ رستہ کٹھن ہے نیچے سے اوُپر چڑھنا ہے لیکن خیال ہے کہ معقول ترقی ہو رہی ہے ۔ ٹوگیلہ کے پار دشمن کا مقام مضبوط ٹیلوں کی قطار پر ہے یہہ قطار دور تک لمبی چلی گئی ہے نیم دائرہ کی صورت ہے اور سنگروں کی حفاظت ہے ۔ **جنرل** وارن کی فوج میں توپخانہ ورسالہ وگھوڑچڑھوں کی بڑی بھاری جمعیت ہے جس کی قطار ۱۹ میل تک لمبی ہے ۔ **افسران** باہم شرط باندھ رہے ہیں کہ لیڈیسمتھ تین چار روز میں خلاص ہو جائیگا ۔ **اخبار** ٹائمز کو نامہ نگار طہران نے لکھا کہ ۴۰ ہزار روسی فوج طفلس سے خوشک کو گئی اور روسی گورنمنٹ نے دربار کابل میں اپنا سفیر مقرر کر دیا۔ بالکل غلط محض جھوٹ ۔ **مسٹر** رویارڈ کپلنگ کیپ کو جانے والے ہیں تاکہ دلچسپ مصالحہ چشم دید واقعات سے تیار کریں اور پھڑکتے ہوئے مضامین تصنیف کریں ۔ **ڈیوک** آف کناٹ مصر میں بطریق سیرو سیاحت تشریف لانے والے ہیں ۔ **سوڈان** میں ایک نایب گورنر بھی رہیگا۔ یقیناً کرنل بکسوئل اس عہدہ پر ممتاز فرمائے جائیں گے ۔ **لارڈ کچنر** نے مصری فوج سے ۱۷ افسر مانگے ہیں ۔ **ہوم سکرٹری** نے لیورپول میں کہا کہ آغاز جنگ سے تمام وزرا متفق ہیں اور جب موقعہ آئیگا اپنی تجاویز کی تائید میں دلایل قاطع پیش کریں گے ؎ **تمام جرنیل** جو اس وقت معرکہ جنگ میں شجاعت کے جوہر دکھا رہے ہیں ملک اور گورنمنٹ ان پر پورا بھروسہ اور اعتبار رکھتا ہے اور ان کو اپنی کارروائی کے عملدرآمد کے لئے پوری آزادی حاصل ہے ۔ **جنرل** وارن نے ٹوگیلہ ندی عبور کرنے کے علاوہ ایک ۸۵ فٹ لمبا پل بھی ڈالدیا ہے ۔ **میفکنگ** پر دشمن برابر گولہ باری کرتا ہے لیکن کرنل بیڈن پاول بدستور اپنے پورے زور پر ہیں ؎ **مارکوئس** سوتھمٹن صاحب اس جہان سے رحلت فرما گئے ؎ **لندن** سے بارہ باٹری توپخانہ اور ۱۰ ۱/۲ گولندار ایک دو دن میں روانہ کیپ ہو گئے ۔ **جنوبی افریقہ** کے معاملات کی وجہ سے ملٹری حکام نے کہا کہ قحط یا طاعون کی ڈیوٹی کے لئے کوئی افسر نہیں دیا جا سکتا ۔ **جرمن** وزیر نے اپنی پارلیمنٹ میں کہا کہ انگلستان نے ہمارا جہاز روکنے کا ہرجانہ دینا منظور کیا اور امید ظاہر کی کہ آئندہ اس قسم کی کارروائی پھر نہ ہوگی ؎



مسیح کی تعلیم

بقیہ بارھواں باب

مسیح کی تعلیم کلیسیا کی بابت

مذکورہ بالا وعدوں کی بابت ہم شک نہیں رکھینگے اگر ہم متی ۲۸: ۱۸-۱۹-۲۰ آیتوں کی طرف سوچکر کے دیکھ لیویں کہ یہہ تین آیتیں اب تک لوگوں سے تعلق رکھتی ہیں اور ظاہراً تیسری آیت کا وعدہ جس پر دوسرے وعدوں کی ساری قدرت موقوف ہی کسی خاص دو یا تین شاگردوں کے لئے نہیں بلکہ ہر ایک جھوٹے جھنڈ کے لئے ہی اور گناہ بخشنے کی بھاری نعمت جو خدا کی معافی سے متعلق ہی دیکھو یوحنا ۲۰: ۲۳ اور جو معنے میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیوں کی برابر ہی جو پطرس کو پہلے دیا گیا) شاگردوں کو دی گئی جب رسولوں کے ساتھ بہت سے عام شاگرد حاضر تھے دیکھو لوقا ۲۴: ۳۳ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بات کے لئے نہایت ضرور ہی کہ کلیسیا متوجہ ہووے کیونکہ مسیح کی کلیسیا کی تاریخی بیان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کلیسیا اس معاملہ میں بہت سی غلطی کرتی تھی اور وہ ان غلطیوں کے سبب سے بہت سے ناجائز اور بیدینی کے اور بیجا کاموں میں ہاتھ ڈالتی تھی جو مسیح کی روح کے خلاف تھے ؛

دیکھنا چاہئے کہ جب مسیح ”کلیسیا“ کا ذکر کرتا تھا اس لفظ کے معنے خاص رسولوں یا پادریوں سے نہیں لیکن اگر ”کلیسیا“ کے عوض میں ”جماعت“ لفظ پڑھیں تو اس کا مطلب صحیح طور سے سمجھ میں آئیگا۔ مسیحی پاسبانوں کے درجے اور اختیار کا حد مسیح کی کلیسیا کی تاریخ اور رسولوں کے خطوں سے معلوم ہوتے ہیں جب تلک مسیح آسمان پر نہیں گیا تب تلک کلیسیا نمو نہیں ہوئی اور جب مسیح ہم میں تھا اس کا یہہ وعدہ کہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوویں میں ان کے بیچ میں ہوں کس طرح پورا ہو سکتا تھا۔ مسیح کے آسمان پر چڑھنے کے بعد جب پنتی کوست کے دن روح القدس اُتری تب یہہ وعدہ پورا ہوا۔ اسی دن سے مسیح کی کلیسیا قایم ہو گئی گویا کہ ہم پنتی کوست کے دن کو کلیسیا کی پیدایش کا دن جانیں کلیسیا کے اس دنیا میں رہنے کی بھاری غرض یہہ ہی کہ وہ خدا کی بادشاہت کی شہادت دیوے اور اس کی خوشخبری سُناوے اور پھیلاوے اور کلیسیا دو طرح کے انتظام سے اپنی غرض اور فرض ادا کرنے کی کوشش کرتی ہی۔ پہلا فرض یہہ ہی کہ وہ سب ممبروں کے ایمان اور روحانی زندگی کی حفاظت اور پرورش کرے۔ دوسرے وہ باہر کے لوگوں کے بیچ میں انجیل پھیلانے کا انتظام کرے۔ پہلے مسیح کی تعلیم کے مطابق پانچ ذریعہ ہیں جنسے کلیسیا کے ممبروں کے ایمان اور زندگی قایم اور بحال رہینگے وہ یہہ ہیں (۱) باہمی عبادت جس کے ساتھ مسیح نے اپنی حضوری کا بڑا وعدہ دیا (۲) قواعد اور فیصلے مسیح نے اس کے لئے اپنی کلیسیا کو اختیار اور قدرت بخشی (۳) باہمی محبت اور نگھبانی کا ایک دوسرے پر لحاظ کرے۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو اس امر میں خوب تاکید کی (۴) اس کے کلام کی خدمت گذاری۔ جس طرح سے مسیح اپنی خدمت گذاری میں لگا رہا اسی طرح سے مناسب ہی کہ ہر ایک خادم الدین جو روح سے بُلایا گیا عہدے کے فرایض کو پورا کرے (۵) کلیسیا کے دو قانون جو ”سیکرامنٹ“ کہلاتے ہیں۔ مسیح نے ان دونوں دستوروں کو مقرر کیا وہ روحانی زندگی میں ہماری طبیعت کی مدد کریں۔ انسان کی ذاتی طبیعت کے سبب سے روحانی اور نادیدنی باتیں اگر مقدم اور مبہم بھی ہوویں تو بھی جسمانی اور دیدنی چیزوں کی رُکاوٹ سے کبھی کبھی ہمارے خیالوں پر کم اثر کرتی ہیں۔ ایسی کمزور حالت میں اگر کوئی معقول علامت ہو تو وہ ایمان میں ہماری مدد کر سکتی۔ یہہ بھی انسانی ذات کا تقاضا ہی کہ خدا کی بادشاہت کی برکتیں ہماری زندگی میں نہایت اثر کرتی ہیں نہ صرف اسی وقت میں جب وہ ہمارے پاس ہیں بلکہ جب ہمیں یقین ہی کہ وہ ہم میں ہیں یہہ ”سیکرامنٹ“ جس سے یہہ برکتیں آتی ہیں جیسے منادی میں کلام کے سُننے سے نہیں بلکہ ظاہر انشانوں سے جو ہم ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور جن کے دیکھنے سے کامل یقین ہمارے دلوں میں پیدا ہوتا ہی۔ یہہ بات یاد رہے کہ یہہ دو رسمیں کوئی خاص اور عجیب برکت نہیں بخشتی ہیں جو مسیح کے کلام کی بخشش میں نہیں۔ کیونکہ مسیح نے سب سے عظیم برکتیں اپنی کلام کے وسیلے سے ہمیں دیں جیسا لکھا ہی کہ ”یہہ باتیں جو میں تمہیں کہتا ہوں روح ہیں اور زندگی ہیں“ (یوحنا ۶: ۶۳) اور کلام اور سیکرامنٹ کی برکتیں حاصل کرنے کے واسطے ایک ہی راہ سے ہمیں ملتی ہیں اگر ایمان اور سچائی دل میں موجود نہ ہوویں تو ہمیں کچھ روحانی فایدہ نہیں لیکن وہ ”سیکرامنٹ“ گویا ایک دیدنی کلام ہی جو سمجھنے کے قابل ہی اور جس سے ایمان میں مضبوطی اور کلام اور یقین اور برکت حاصل ہوتی ہی (۱) مسیحی بپتسمہ۔

یہہ بپتسمہ مسیح سے اپنے اُوپر اُٹھایا جانے کے وقت پر مقرر ہوا۔ یہہ مسیح کی بادشاہت میں داخل ہونے کی رسم ہی۔ جیسا لکھا ہی کہ (متی ۲۸: ۱۹) ”اس لئے تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو اور انہیں باپ اور بیٹے

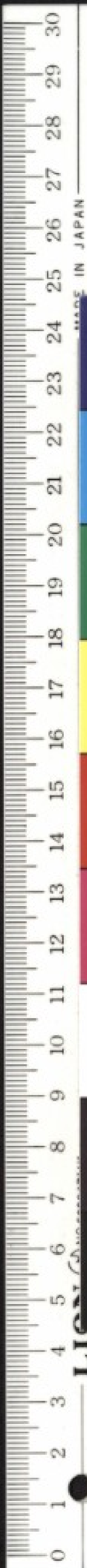
اور روح قدس کے نام سے بپتسمہ دو" پاک نوشتوں میں خدا کا نام خدا کی ذات سے مراد رکھتا ہی بپتسمہ میں جو خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کا نشان ہی ہم اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ اُسے خدا باپ اور نجات دہندہ اور مقدس کرنے والا ہی جو مسیح نے ظاہر کیا بپتسمہ میں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اسی ایمان میں ہم اپنی زندگی بسر کریں گے۔ بپتسمہ کا چھڑکا ہوا پانی خدا کی بادشاہت کی برکتوں کی طرف اشارہ دیتا ہی یعنے مسیح کے لہو سے گناہ کی معافی اور گناہ کی ناپاکی سے چھوٹ جانا جو جلانے والی روح کی قوت سے ہمیں ملتی ہی ؛

ہم ان بھاری نعمتوں کے لئے شک نہ رکھیں کیونکہ جس وقت مسیح نے بپتسمہ کو مقرر کیا اسی وقت یہہ بھی کہا کہ "دیکھو میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں" (متی ۲۸: ۲۰) (۲) عشائے ربانی۔ (۱) یہہ "سیکرامینٹ" مسیح کے حکم اور عمل سے ایک یادگاری کی ضیافت ہوئی "تم میری یادگاری کے لئے یہہ کیا کرو" (دیکھو متی ۲۶: ۲۶-۲۸) (مرقس ۱۴: ۲۲-۲۴) (لوقا ۲۲: ۱۹-۲۰) (ا قرنتیوں ۱۱: ۲۳-[illegible])

اس یادگاری میں جس میں روٹی اور مے اس کے توڑے ہوئے بدن اور بہائے ہوئے لہو کے نشان میں مسیح کی کلیسیا کی محبت ہر زمانہ میں زندہ رہتی ہی اور مسیح اور اس کی نجات بخش موت کلیسیا کے ایمان کا مرکز ہی۔ (۲) پھر عشائے ربانی خدا سے میل ہونے کی ضیافت ہی۔ یہہ ایک ضیافت ہی جو ایک قربانی سے تعلق رکھتی ہی جیسا عہد عتیق کے زمانہ میں جب لوگ گناہ کی قربانی چڑھاتے تھے وہ اس بات کے لئے خوشی مناتے کہ خدا اور اُن کے بیچ میں صلح ہو گئی۔ اور صلیب کی قربانی آج تک خدا کے پاس گناہ کا کفارہ دینے کی قدرت رکھتی ہی جو ہمیشہ قایم رہیگی۔ بس اس میل کی ضیافت کے لئے توڑی ہوئی روٹی اور بہائی ہوئی مے اس قربانی کی کافی علامتیں ہیں۔ ان کے وسیلہ سے یہہ قربانی جس کی قوت خدا کے نزدیک ابھی تک اثر کرنے والی ہی سو ہمارے ایمان سے ہمارے ساتھ ہو جاتی ہی (۳) عشائے ربانی ایک خاص موقعہ ہی جس میں ہم اس الہی اور ابدی زندگی کو جو مسیح سے ملتی ہی حاصل کرتے ہیں اور اس میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ مسیح اپنے وعدوں کے مطابق عشائے ربانی میں خود حاضر ہی (متی ۱۸: ۲۰) نہ صرف روٹی اور مے ہی میز پر رکھی ہیں نہ صرف روٹی توڑی جاتی ہی اور مے بہائی جاتی ہی اور اگر صرف وہ اس کی موت کی یادگاری ہوتی ایسا توڑنا اور مے بہانا کافی ہوتا ہی بلکہ وہ یہہ بھی کہتا کہ "لو کھاؤ یہہ میرا بدن ہی" اور پیالہ کے ساتھ بھی "تم سب اس سے پیو" ان سب باتوں سے مراد صاف ہی کہ مسیح ہمیں کچھ بخشتا ہی اور کلام سے جو یوحنا ۶: ۵۴ میں ہی یعنے "جو کوئی میرا گوشت کھاتا ہی اور میرا لہو پیتا ہی ہمیشہ کی زندگی اس کی ہی" معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بخشش جو ہم پاتے ہیں وہی زندگی ہی جس کی بابت وہ بار بار کہتا ہی کہ "میں زندگی کا سوتا ہوں" اور جب مسیح نے اپنے تئیں موت کی قربانی سے جہان کی زندگی کے لئے دیدیا تو وہ اس زندہ روٹی کا دینے والا ہو گیا جس کے کھانے سے آدمی تا ابد جیتا رہیگا (یوحنا ۶: ۵۱)

(۲) پھر کلیسیا اس لئے مقرر ہوئی کہ خدا کی بادشاہت کی انجیل دنیا میں پھیلے اس بات کو انجام تک پہنچانے کے واسطے مسیح نے دو ذریعہ بتلائے۔ (۱) کلیسیا کی یگانگی۔ خدا کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ اس الہی یگانگی کی گواہی دنیا پر پڑنا ضرور ہوگی یوحنا ۱۷: ۲۰-۲۱ میں صرف انہیں کے لئے نہیں بلکہ ان کے لئے بھی جو ان کے کلام سے مجھ پر ایمان لاوینگے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سب ایک ہوویں جیسا کہ "تو اے باپ مجھ میں اور میں تجھ میں کہ وہ بھی ہم میں ایک ہوں تا کہ دنیا ایمان لاوے کہ تو نے مجھے بھیجا ہی" اس عمدہ شہادت کو اور قایم کرنے کے لئے مسیح نے اپنے شاگردوں کو تاکید کے ساتھ جتایا کہ وہ اسکا نیا حکم جو خاص آپس کی محبت کا حکم تھا استعمال کریں "میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسا میں نے تم سے محبت رکھی ویسے ہی تم بھی ایکدوسرے سے محبت رکھو" (یوحنا ۱۳: ۳۴-۳۵)

(۲) انجیل پھیلانے کا دوسرا انتظام جو مسیح سے مقرر ہوا منادی کرنا ہی۔ مسیح نے یہہ حکم اپنے شاگردوں کو دیا کہ (مرقس ۱۶: ۱۵) "تم تمام دنیا میں جا کے انجیل کی منادی کرو" اور (متی ۲۸: ۱۹) "اس لئے تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو" اس خدمت میں ان کو ہمت باندھنے کے واسطے مسیح نے بھی اپنی حضوری اور اختیار کا وعدہ دیا (متی ۲۸: ۲۰)۔ دیکھو میں زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں" اور (متی ۲۸: ۱۸) "آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا" اور متی کے دسویں باب میں بہت سی نصیحتیں اور بہت سے وعدے دئے گئے جن میں سے بعض اس زمانہ کے لئے تھے مثلاً "سامریوں کے کسی شہر میں داخل ہوتا" اور بعض سب زمانوں کے لئے مثلاً (متی ۱۰: ۲۴-۲۸) اور ۳۴-۳۹ میں مسیح جتاتا ہی کہ لوگ ان سے سخت دشمنی کریں گے اور تجربہ کاری کی گواہی دے کے آیندہ جہان کے بھاری خیال سے ان کو تسلی دیتا ہی۔ وہ باپ کی عجیب پروردگاری بتلاتا ہی اور ان کے کام کی بزرگی اس کے بھاری نتیجے سمجھانے کے لئے یوں



کہتا کہ (متی ۱۰: ۴۰) "جو تمہیں قبول کرتا مجھے قبول کرتا اور جو مجھے قبول کرتا ہے اسے جس نے مجھے بھیجا قبول کرتا ہے" اور (لوقا ۱۰: ۱۶) "جو تمہیں حقیر جانتا مجھے حقیر جانتا ہے اور جو مجھے حقیر جانتا ہے اسے جس نے مجھے بھیجا ہے حقیر جانتا ہے"۔ اب اس باب کی تعلیم میں مسیحیوں کے لئے اپنی کلیسیا کی بابت دو باتوں پر لحاظ کرنا نہایت مناسب ہے۔

(۱) مسیح کے شاگردوں کو ایسی یگانگی سارے دل سے ڈھونڈنا چاہئے کیونکہ وہ نہ صرف مسیح کے دل میں غنیمت ہے بلکہ دنیا کی نجات کے لئے بہت ضرور ہے۔

(۲) سارے مسیحیوں کو چاہئے کہ وہ کلیسیا اور ہر ایک مسیحی جماعت کی الٰہی اور پاک مراد پر زیادہ لحاظ کریں۔ اتوار کے دن جماعت کو کن لوگوں کے ذریعہ سے روحانی طاقت اور برکت حاصل ہوتی ہیں؟ کیا ان سے جو علم یا دولت یا مرتبہ میں بزرگ ہیں؟ کبھی نہیں صرف ان کے ذریعہ سے جو اگرچہ چھوٹے یا کمزور ہوں تو بھی سچے دل سے مسیح کا نام لیکر آتے ہیں کیونکہ ایسوں کے ذریعہ سے کلیسیا مسیح کی حضوری جو کلیسیا کی عزت اور اختیار کا سچا سوتا ہے حاصل کرتا ہے اور اس کی حضوری کے ساتھ اس کی روح کی بخشش جو برکتوں کی حقیقی قوت ہے۔

رپورٹ ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر بابت سنہ ۹۱-۹۹ء

شراب خانہ خراب کے ہاتھوں سے لاکھوں آدمیوں کو ہلاک ہوتے دیکھکر چند اہل الرائے اور مدبروں نے سنہ ۱۸۹۱ء میں ٹمپرنس سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔

(۱) اوائل میں لکچر اور گیت سے لوگوں کو رجوع کیا گیا۔ لوگوں کی ہمدردی سے سوسائٹی نے ترقی شروع کی (۲) مختلف شہروں میں بینڈ (باجا) کے ساتھ جلسے ہونے لگے۔ بازاروں میں عوام الناس کو مسکرات کے نقصانات سے خبردار کرنے لگے (۳) جاہلوں اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں پر انہیں کی زبان میں انہیں کے مذاق کے مطابق غزلوں اور اسپیچوں سے مفید اثر ڈالا گیا۔ شرابیوں کی ابتر حالت اور ہولناک انجام کی تصویروں کو شہروں اور دیہات میں تقسیم کرنا شروع ہوا (۴) چھوٹے چھوٹے رسالے تصنیف ہوکر نوجوانوں میں تقسیم کئے گئے۔ ان رسالوں میں تمام مذاہب کے حوالے دیکر شراب پینے کی ممانعت اور خرابیاں اور برائیاں ظاہر کی گئیں۔ (۵) گلیوں اور محلوں میں جابجا اس قسم کے لکچر دئے گئے کہ شراب کا پینا زہر کا پینا ہے۔ بوڑھے بچے نوجوان عالم اور جاہل سب کو میخواری سے بچنا چاہئے (۶) پھر یہاں تک ترقی ہوئی کہ سنہ ۱۸۹۴ء میں مخمور چند کا تماشا نہایت آب و تاب سے کیا گیا جو لوگ لکچروں سے بھاگتے تھے تماشا دیکھنے کے شوق سے خوشی خوشی چلے آئے اور اسطرح سوسائٹی کا مطلب پورا ہوا۔ اس پیرایہ میں شراب کے نقصانوں کو ظاہر کرنے کے طریقہ کو چھوٹے بڑے جاہل اور عالم سب نے پسند کیا۔ اس کارروائی میں سب سے بڑھکر خوبی یہہ ہے کہ تماشا کرنے والے شراب سے قطعی متنفر اور عمدہ کیریکٹر کے لوگ ہیں۔ یہہ لوگ کالجوں کے پروفیسر یونیورسٹیوں کے گریجویٹ۔ وکلا۔ منصف۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ کلکٹر۔ انجنیر اور معزز درجہ کے سوداگر ہیں۔ امرتسر میں اس سوسائٹی نے ایک ریڈنگ روم بھی بنایا ہے جس میں مسکرات سے پرہیز کرنے کے مضامین کے متعلق اخبارات کتابیں پمفلٹ وغیرہ موجود رہتے ہیں اور اس ریڈنگ روم سے لوگوں کو بہت فایدہ پہنچا۔ مختلف شہروں میں اس سوسائٹی کے جلسے کئے جاتے ہیں اور ان جلسوں میں کئی لوگ شرابخواری کو ترک کرنیکا تحریری وعدہ کرتے ہیں۔

وفات حسرت آیات

مس پی۔ ناصر علی ۱۰ ماہ دسمبر ۹۹ء کو اس دنیای فانی سے کوچ کرکے خداوند مسیح کے پاس چلی گئی ہے۔ یہہ بہن پادری نثار علی صاحب ساکن مرالی علاقہ پسرور ضلع سیالکوٹ کی بیٹی تھی جو کہ سنہ ۱۸۷۶ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئی تھی اور اس کے ماں باپ نے محبت سے اس کا نام پیاری رکھا تھا۔ خدا کی مرضی سے اس کی ۱۲ برس کی عمر میں اس کی والدہ جو کہ مسیحیوں میں ہر دلعزیز ہونے کے سبب سے مشہور تھی ایک ناگہانی صدمہ سے اپنی دوڑ کو تمام کرکے خداوند میں سو گئی اور یہہ بہن اپنی والدہ کے نمونہ پر بڑھتی گئی اور لاہور میں مس کے صاحبہ کے سکول میں انٹرنس پاس کرکے کچھ دیر تک اس سکول میں کام کرتی رہی۔ قریباً عرصہ ایک سال کا ہوا ہے کہ جب مس۔ کے۔ ایم۔ کاربٹ صاحبہ گوجرانوالہ میں گرلس سکول کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئی تھیں وہ تو مس ناصر علی کی والدہ مرحومہ کو بہت پیار کرتی تھی اور اس بہن کو اپنی بیٹی سمجھتی تھی اپنی مدد کے لئے اس کو گوجرانوالہ میں بُلا لیا اور اس کے وسیلے سے اچھی طرح سے کام شروع ہوا۔ درحقیقت یہہ بہن ایک سچی عیسائی تھی اور مسیح کی محبت اس میں بستی تھی اور اس کی محبت سے لوگوں کے دلوں میں اس کی جدائی کا ایسا غم ہے کہ سب عیسائی اور غیر قوم خاص کرکے سکول کی اُستانیاں

اور لڑکیاں اس کی موت سے بہت ہی غم میں ہیں اور اس کی سبھی خوبیوں کو یاد کرکے افسوس اور رنج میں ہیں۔ اور یہہ بہن مسیح کی ایک غیر تمسن خادمہ تھی۔ کرسچن انڈیور کی ممبر تھی۔ گوجرانوالہ سبت سکول کی ایک اُستانی تھی۔ اس نے جب تک زندہ رہی ہے اچھی طرح سے خُدا کا جلال ظاہر کیا ہے اور اپنی موت سے پہلے وہ بڑی خوشی سے خداوند کے پاس جانے کو تیار تھی۔ اس نے اپنی بیماری کے دنوں میں ۴-۳-۴۴-۹۱-۱۲۱ زبور اس خیال سے بزبان یاد کئے کہ شاید میں دیکھکر خدا کا کلام نہ پڑھ سکونگی۔ اور اس نے اپنی جان دینے سے پہلے یہہ لفظ کہے تھے کہ میں خوشی سے بھری ہوئی ہوں۔ بیشک وہ ہمیشہ کے آرام میں ہے اور اب خداوند سے دعا ہے کہ خداوند اس کے رشتہ داروں اور اس کے عزیزوں کو تسلی بخشے۔ اور اس کی موت سے ہم خاص سبق سیکھیں ؛

مبارک ہیں وہ مردے جو اب سے مسیح میں ہوکے مرتے ہیں تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور ان کے اعمال ان کے پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں ؛

راقم

برکت مسیح ؛

ڈاکٹر برج لال صاحب کی ایوننگ پارٹی

چونکہ ڈاکٹر صاحب کی لدھیانہ سے بمقام بھوانی تبدیلی ہوگئی ہے۔ اس واسطے ۱۵ جنوری کو ساڑھے ۶ بجے یہہ ایوننگ پارٹی ٹون ہال لدھیانہ میں بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ اس جلسہ کے پریسیڈنٹ عالی جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لدھیانہ تھے۔ پہلے لالہ راجپد اس صاحب آنریری مجسٹریٹ نے ڈاکٹر صاحب کی سرگرمی حُسن خدمات و کارگذاری کا تذکرہ نہایت فصاحت و بلاغت سے کیا۔ پھر ماسٹر غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر نے ڈاکٹر صاحب کی پندرہ سالہ جانفشانی کے متعلق نہایت فصیح طریقہ سے ایڈریس دیا۔ اس کے بعد پنڈت رامانند انور منشی عالم نے ایک باموقعہ نظم سُنائی۔ پھر فیض مآب پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت متعلقہ سی۔ بی۔ ہائی سکول کا تذکرہ کیا۔ آخر میں عالی جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لدھیانہ نے ڈاکٹر صاحب کی دل افزائی کے متعلق ارشاد فرماکر ایک چوغہ پہنا دیا اور صاحب پریسیڈنٹ جلسہ کے ادائے شکریہ کے بعد جلسہ ختم ہوا ؛

نظم جو اس جلسہ میں پڑھی گئی ؛

ای برج لال آپ کی عادت وفا کی ہے
خصلت تمہاری وہ ہے جو مرد خدا کی ہے
ترے بدن میں روح بھی صدق و صفا کی ہے
تاثیر ترے کام میں دارالشفا کی ہے
بیشک تو اس زمانہ کا کامل طبیب ہے ؛
بیمار دار لوگوں کا دل سے حبیب ہے
کیں پندرہ سال تو نے یہاں جانفشانیاں
جو لوگ تھے مریض انہیں دیں دوائیاں
آفت زدوں کی کر تا رہا غمگساریاں ؛
گلیوں میں گاتے پھرتے ہیں تیری بھلائیاں
وقت بڑی کسی کو تو مشکل کشا رہا ؛
ہاں مبتلائے درد کا تو آشنا رہا
ذی رتبہ ذی وقار ہے ذی احتشام ہے
اوج سخن شناسی پہ ماہ تمام ہے ؛
لائق ہے نیک ذات ہے اور نیکنام ہے
مشکور تیرے کام کا یاں خاص و عام ہے
تو نے کیا جو کام وہ رستم نے کب کیا
طاعون کو یہاں پہ پھٹکنے نہیں دیا
جو وصف ڈاکٹر کے لئے پُر ضرور ہے ؛
اس کا تمہاری ذات میں پورا ظہور ہے ؛
اس سے ہی ہسپتال ترا کوہ طور ہے
یعنے تو رحمدل ہے سراپا شعور ہے
حاصل یہہ تم کو ڈاکٹری کا کمال ہے ؛
پانی تمہارے ہاتھ کا آب زلال ہے ؛
تو دوستوں کیواسطے پشت و پناہ ہے
شہرت سے اپنے علم کے گردوں کلاہ ہے
سچ تو یہہ ہے کہ چرخ لیاقت کا ماہ ہے
سائنس کا سروپ طبابت پناہ ہے
تشخیص مرض کرنے میں روشن ضمیر ہے
میٹریا میڈیکا میں تو بے نظیر ہے
ای برج لال تیری محبت پہ ہم نثار
ای برج لال تیری مروت پہ ہم نثار
ای برج لال تیری صداقت پہ ہم نثار
ای برج لال تیری فضیلت پہ ہم نثار
اللہ کرے کہ تیری مرادیں حصول ہوں
انور کی یہہ تمام دعائیں قبول ہوں

راقم

رامانند انور

لودیانہ

تعداد پیدائش مسلمان ۳۰۔ ہندو ۱۶۔ کل ۴۶ ٭
تعداد اموات مسلمان ۲۳۔ ہندو ۱۰۔ کل ۳۳ ٭
از ابتدائے ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء
لغایت ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء



دُنیا

ای دنیا کے باشندو دیکھو خداوند مسیح نے تمام دنیا کو گھیرا ہوا ہی گویا دنیا خداوند مسیح میں متحرک ہو رہی ہی یہہ جو دنیا کا نقشہ آپ کے سامنے ہی اس سے روشن ہی کہ مسیح ہر طرح سے دنیا کو بچانے چاہتا ہی اور خداوند مسیح کے کارندوں کی آواز دنیا کی حدوں تک پہنچی ہی۔ اور اگر اب ایمان نہ لاؤ تو اس کے بعد ایک ہولناک دن اس دنیا کے واسطے مقرر ہی۔ وہ قیامت کا دن ہی۔ جو کوئی اس دن میں اپنی رہائی چاہتا ہی مسیح پر ایمان لاوے تو حشر کے دن اس کو کچھ خوف و خطرہ نہ ہوگا۔ ہم نے تین صورتیں دکھائی ہیں۔ اوّل خدا دنیا کا مالک ہی اور پیدا کنندہ ہی۔ دویم آدم کے وسیلے سے گناہ دنیا میں آیا ہی۔ سوئم مسیح دنیا میں گنہگاروں کو بچانے آیا ہی۔ اور تین ضروری باتیں دکھلائیں ہیں اوّل دنیا کے لوگوں نے مسیح کو قبول نہ کیا اور اس کے پیروؤں سے دشمنی رکھتی ہی۔ دوئم مسیح کے کارندوں کی آواز دنیا کی حدوں تک پہنچی ہی جو ان کی آواز سن کے مسیح کو قبول کریگا نجات پانیوالا ہوگا۔ سوئم جو کوئی مسیح پر ایمان نہ لاویگا وہ ضرور ہلاک ہوگا کیونکہ اب پھر مسیح آتا ہی اور پھر مسیح دنیا کا انصاف کرنے کو آوے گا سو

آپ براہ مہربانی ہر ایک بات کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو تا کہ خدا کا فضل آپ پر ہووے۔ آمین فقط

راقم

جان کینڈل واعظ انجیل

لودیانہ میں مڈل کا امتحان

مشن سکول لودیانہ میں ہر سال مڈل کا امتحان ہوتا ہے لیکن اس سال نہایت عمدگی کے ساتھ امتحان ہوا۔ بزرگوار پادری۔ ڈبلیو۔ بروں صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول جالندھر کا انتظام نہایت اچھا تھا حالانکہ اس سال پولیس کا پہرہ بھی نہیں رکھا گیا تھا۔ کسی طالبعلم نے کاغذ وغیرہ اشیائے ضروری متعلقہ امتحان کی کوئی شکایت نہیں کی۔ اس سال تمام پنجاب میں امتحان مڈل میں ۱۱ عیسائی لڑکیاں اور ۱۵ عیسائی لڑکے شامل ہوئے ؂

راقم

محمد علی خورم۔ لودیانوی

شملہ پر بڑا دن نیا سال

پیارے ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ اس سال کرسمس اور نیا سال بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا۔ یونین چرچ میں اس کا تھوڑا سا حال فائدہ عام کے لئے اخبار نور افشاں میں درج کرتے ہیں۔ اول آٹھ روز پیشتر نوٹس چھپوا کر مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں تقسیم کئے گئے۔ عبادت اور جلسہ کے لئے اور گرجا میں جھنڈی سڑک تک خوب پھول پتے سے آراستہ کیا گیا چند آیتیں کلام میں سے سنہری حرفوں کی کاٹ کر چار چار گز کے کپڑہ کے اوپر چپکائی گئیں۔ دیوار کے اوپر لگائی گئیں اور تین بڑے جھنڈے باہر جھنڈی سڑک تک لگائے گئے معہ پھول پتیوں کے جن میں یہہ لکھا تھا کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے۔ دوم جھنڈے پر یہہ لکھا تھا کہ اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ میں ہوں تو تم اپنے گناہوں میں مروگے۔ یوحنا ۸: ۲۴- سوم یہہ تھا ہیپی کرسمس ٹو یو۔ بات یہہ ہے کہ جس وقت جھنڈے وغیرہ باہر لگائے گئے تو بہت آدمی کھڑے ہو کر دیکھنے لگے۔ اور کئی ایک آدمیوں نے یوحنا ۸: ۲۴ کو نوٹ بھی کیا۔ ۲۵ تاریخ بڑے دن کی عبادت صبح کے ۱۱½ بجے بڑی دھوم دھام کے ساتھ شروع ہوئی۔ تمام گرجا مسیحیوں اور غیر مسیحیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور باہر کھڑے ہونے تک کو جگہہ نہ تھی میری نصیحت کا مضمون لوقا ۲: ۱۱ پر تھا۔ بعد عبادت کے تمام مسیحی آپس میں ہاتھ ملاتے اور مبارکبادی دیتے تھے۔ اور نہ مسیحیوں سے بلکہ غیر مسیحیوں سے بھی ہاتھ ملاتے تھے اور مبارکبادی دیتے تھے۔ غیر مسیحی اس موقعہ پر نہایت ہی خوش ہوئے۔ پھر شام کی عبادت ۵½ بجے شروع ہوئی اس وقت بھی گرجا بھرا ہوا تھا اور نصیحت کا مضمون متی ۲- پہلی اور دوسری آیت پر تھا۔ بعد گرجا کے جلسہ شروع ہوا۔ اور رات کے دو بجے تک ہندوستانی باجوں کے ساتھ ہوتا رہا۔ نئے سال کے لئے عبادت اور جلسہ کا یہہ بندوبست کیا گیا کہ ۳۱ دسمبر کی رات کو ۱۱ بجے عشائے ربانی و عبادت ہو۔ اور صبح کو یعنے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو ۱۱½ بجے اور شام کے ۵½ بجے ہو۔ سو اسی طرح سے ۳۱ دسمبر کو شروع کیا گیا کہ رات کے ۱۱ بجے عبادت اور عشائے ربانی ہوئی۔ اور اس رات کا حال ہم بیان کئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ وہ یہہ ہے کہ کمرہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں سے بھرا ہوا تھا اور دس یورپین لیڈی و صاحبان بھی حاضر تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ ہمارے ساتھ عشائے ربانی میں بھی شریک ہوئے اور بعد دو بجے رات کے وہ چلے گئے۔ بعد میں پھر مسیحی اور غیر مسیحی صبح کے ۴ بجے تک گاتے اور بجاتے رہے ایک عیسائی جو معہ خاندان کے مسلمان ہو گیا تھا چند روز ہوئے اب ان دنوں کی روحانی برکت سے وہ خدا کی مہربانی سے پھر کلیسیا میں توبہ کر کے شامل ہوا۔ اور نیز دو اشخاص غیر قوم نے بھی عرضی دی کہ ہم کو مسیحی تعلیم اچھی معلوم ہوتی ہے اس وجہہ سے ہم تعلیم مذہب عیسوی کی لینا چاہتے ہیں۔ اور بعد تعلیم کے ہم کو بپتسمہ بھی دینا چاہئے۔ سو ان کے لئے بدھ کے روز تعلیم دینے کا کچھ انتظام کیا جاوے گا۔ ناظرین نور افشاں آپ ضرور ان دو نوجوانوں کے لئے خدا سے دعا کریں کہ وہ مسیح مصلوب پر ایمان لا کر نجات دارین حاصل کریں۔ پھر صبح کی عبادت ۱۱½ بجے ہوئی اور شام کی ۵½ بجے۔ بعد شام کی بنگلی کے سنڈے اسکول کے لڑکے لڑکیوں کو انعام دیا گیا ؂

راقم

نفتالی سالومن

لودیانہ میں خوب بارش ہو رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قحط زدہ لوگوں کی آہوں کی گرمی سے ان کے آنسوؤں کا پانی بخار بنکر آسمان پر چڑھ گیا تھا اور عالم بالا میں بھی نہایت بےچینی پیدا ہوئی۔ اور خداوند خدا نے رحم کھا کر پانی برسایا۔ یا خود وہی پانی پھر نیچے آگرا۔ کیونکہ آسمان اسکو ضبط نکر سکا

بقیہ

ایس پی جی مشن دہلی کی مختصر تواریخ

اور

خدا کی قدرت کا ظہور

مگر افسوس صد افسوس کہ واقعہ ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کو شہر مذکور کے دونوں مشنوں یعنے بپٹسٹ مشن پر جو چند روز پیشتر سے وہاں خدا کا کام کر رہی تھی اور ایس پی جی پر یک لخت تباہی اور بربادی واقعہ ہوئی جس کی ہولناک کیفیت لکھنے سے کلیجہ منہہ کو آتا ہے کہ تاریخ مذکور پر دونوں مشنوں کے کل یوروپین کارگذار معہ اپنے عیال و اطفال اور دیگر رفقا کے نابکار باغی سپاہیوں اور شہر کے دیگر ظالم باشندوں سے یک لخت تہ تیغ کئے گئے۔ اور ہندوستانی مسیحیوں میں بھی ایک ڈاکٹر چمن لعل اسسٹنٹ سرجن دہلی اور دوسرے ولایت علی مناد بپٹسٹ مشن اپنے ایمان سے منکر نہ ہونے کے سبب مقتول ہوئے۔ اور دو چار مسیحی جو بمشکل بچ رہے وہ ادھر ادھر تتر بتر ہو گئے۔ پس مشنوں کی اس حالت بربادی کو دیکھکر باشندگان مخالف نے ضرور یہی خیال کیا ہوگا کہ اب آیندہ اس شہر دہلی میں مسیحی مذہب اور انجیل کا کبھی ظہور نہ ہوگا۔ اور فی الواقع اگر یہہ کام صرف انسانی طاقت یا انسانی حکمت سے ہوتا تو ضرور نہ صرف دہلی بلکہ کل دنیا میں اس کا اس قدر ظہور پانا امر محال تھا ؛

پس جب یہہ ہولناک خبر انگلستان میں پہنچی تو ہوم سوسائٹی نے ایک جلسہ منعقد کیا جس کے صدر نشین آرچ بشپ آف کنٹربری تھے اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے ؛

۱۔ کہ ہوم سوسائٹی کو۔ ایم جے۔ جیننگ سکرٹری بانی و حامی مشن دہلی اور جے۔ آر۔ ہبرڈ جو اول مشنری دہلی تھے اور مسٹر ڈی۔ کے۔ سنیڈی کے جو گرمجوش و چالاک کیٹی کسٹ تھے اور آرڈن ہونے کی تیاری کر رہے تھے قتل کا حال سنکر کمال افسوس ہوا۔ اور کمیٹی چاہتی ہے کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ ان کے رنج و مصیبت میں دلی ہمدردی ظاہر کرے ؛

۲۔ کہ اگرچہ دہلی مشن جس پر اس کے آغاز میں خدا کی بڑی برکتیں نازل ہوئیں بالفعل مشنریوں اور مددگاروں کی وفات یا ان کے تتر بتر ہو جانے کے سبب نیست ہو گئی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ سوسائٹی کا ارادہ ہے کہ اس شہر میں خداوند یسوع مسیح کی صلیب کو پھر قایم کرے۔ اور اس زمین سے جو اس کے سپاہیوں کے خون سے سیراب ہوئی ہے انجیل کے بیشمار پھلوں کو دیکھے ؛

(۳) کہ تمام جماعتیں خاص دعائیں کریں اور نذریں گذرانیں اور جن پادریوں کا دل ان مرحوم اشخاص کی جگہہ کام کرنے کے لئے موثر ہوا ان سے جسمانی خدمات لی جاویں۔ تاکہ اس مشن کو جو اس وقت خون آلودہ ہے زیادہ مضبوطی اور گہری بنیاد پر قایم کر سکیں ؛

پس ہوم سوسائٹی کے مندرجہ بالا رزولیوشن کے موافق بعد غدر اول پادری طامس اسکلٹن صاحب معہ اپنی میم صاحبہ واقعہ ۸ فروری ۱۸۵۹ء کو شہر دہلی میں وارد ہوئے۔ اور چونکہ اس وقت تک مشن مذکور کا کوئی خاص مکان موجود نہ تھا۔ شہر کے اندر ایک مکان کرایہ پر لیکر اس میں قیام کیا۔ مشن سکول از سر نو کھولا گیا۔ انجیل کی منادی کا کام شروع ہوا۔ سال مذکور کے آخر تک تیئیس آدمی بپتسمہ پاکر شریک کلیسیا ہوئے۔ جن میں سے پانچ بفضل خدا اس وقت تک حیات ہیں یعنے ایک پادری تارا چند صاحب اجمیر میں اور ۲۔ لالہ چندو لعل صاحب لاہور میں اور ۳۔ راقم مضمون امرتسر میں اور ۴۔ منشی سرفراز علی صاحب اور ۵۔ منشی عجب سنگھ صاحب دہلی میں اس مشن کا نام بھی ان شہیدوں کی یادگاری میں جو تاریخ مذکور غدر کو قتل ہوئے۔ ''مقدس استیفان کی مشن'' (سینٹ اسٹیفنز مشن) رکھا گیا۔ مگر پادری صاحب موصوف صرف دو سال دہلی میں کام کرکے بشپس کالج کے پروفیسر مقرر ہو کر کلکتہ کو چلے گئے ؛

۱۸۶۰ء میں دوسرے پادری آر۔ آر۔ ونٹر صاحب دہلی مشن میں تشریف لائے اور ۱۸۶۱ء میں تیسرے پادری جے۔ سی۔ وٹلی صاحب وارد ہوئے جو چند سال مشن مذکور میں سرگرم اور محبتانہ طبیعت سے خدا کا کام کرکے رانچی کے اسقفی عہدہ پر ممتاز ہو گئے اور بفضل خدا آج تک اس مبارک عہدہ کو انجام دے رہے ہیں ؛

پادری ونٹر صاحب پادری اسکلٹن صاحب کے کلکتہ چلے جانے کے بعد انچارج ہوئے۔ اور کلکتہ جاکر وہاں کے پادری صاحب کی بیٹی سے اپنی شادی کی۔ اور چونکہ ان کی میم صاحبہ کا خیال بھی مشن کے کاموں اور خصوصاً زنانہ کاموں کی طرف زیادہ مبذول تھا۔ پس چند سالوں میں دونوں کی محنت و کوشش سے مشن کے زنانہ اور مردانہ کاموں میں نہایت ترقی ہوئی۔ مشن کا گرجا اور دیگر مشنری مکانات تعمیر ہوئے خاص شہر دہلی اور اس کے نزدیکی ضلعوں میں شرفا لوگوں کے لئے زنانے سکول جاری ہوئے جن کے کاموں کی انجام دہی کے لئے یورپین لیڈیاں اور ان کی مددگار دیسی استانیاں جابجا مقرر ہوئیں۔

بقیہ

اہل فارس اور اہل ہنود کی موافقت اور ناموافقت

لہذا یہہ فریق زرتشت اور اس کے حامیوں کے ریفارمیشن کے سخت مخالف ہوئے۔ یہی فریق بہت فساد اور لڑائی کے بعد اپنے آبائی وطن کو چھوڑنے کے لیے مجبور ہوئے اور کوہ ہندوکش کے اس طرف پناہ گزین ہوئے ✤

۵۔ رگوید کو پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اس ریفارمیشن کے مخالف فریق یعنے اہل ہنود کا سب سے بڑا پیشوا اور دیوتا اندر بڑا بھاری گوشت اور سوم خوار تھا۔ وید میں ان کا ایک مشہور لقب سوما پا یعنے سوم خوار ہی وید کے مطالعہ کرنے والے اس امر سے خوب واقف ہیں۔ شاید اس ہی سبب سے ریفارمیشن کے حامیوں یعنے اہل فارس نے اندر کو اور اس کے حامیوں سمیت دوزخ میں بھیجدیا ہی مثلاً میں اندر کو سورو کو۔ اور دیو ننگھتیا کو اس گھر سے اس گاؤں سے اس شہر سے اس ملک سے اس پاک عالم سے نکال دیتا ہوں دیکھو زنداوستہ فرگرد دسواں۔ پس اس امر میں کچھ بھی شبہ باقی نہیں کہ منشی سوما کا استعمال اس قومی فساد کا ایک سبب تھا۔ بلاشبہ اس ہی لڑائی کو مابعد کے ہنود نے دیوتا اور اسروں کی لڑائی قرار دیا ہی بسبب اس ہی لڑائی کے لفظ اسر جو بطور تعظیم کے استعمال کیا جاتا تھا بطور توہین کے استعمال ہوا۔ اہل پران نے دیوتا اور اسروں کی لڑائی کا یہہ سبب بیان کیا ہی کہ سمندر کے متھن کے وقت امرت نامی ایک لذیذ شے حاصل ہوئی تھی۔ دیوتاؤں نے دغا سے اسروں کو امرت سے محروم رکھا۔ اور بدیں وجہہ دیوتاؤں اور اسروں میں لڑائی ہوئی۔ چندر کو امرت یا سُدھا روپ کہا جاتا ہی۔ چندر کا دوسرا نام سوما ہی۔ سو ویدک سوما پران میں امرت یا سُدھا کہلاتا ہی۔ دیوتے اس کے پینے کے بڑے مشتاق تھے۔ دیوتوں نے دغا سے اسروں کو امرت سے محروم رکھا۔ اسی سبب سے دیوتوں اور اسروں میں لڑائی ہوئی۔ یہہ بات ہندوؤں کی منگھڑت تھی۔ اصل بات تو یہہ ہی کہ اسر کے پرستار یعنے اہل فارس نے دیوتاؤں کے پرستار یعنے اہل ہنود کی سوم یا امرت نوشی یعنے شرابخواری کی مخالفت کی تھی۔ اس ہی سبب سے دونوں فریق میں لڑائی ہوئی ✤

سوال ۴۔ اہل ہنود کی اپنی ہی زبان سے ثبوت کرو کہ وہ زرتشتی ریفارمیشن د اصلاح کے مخالف تھے ✤

جواب۔ اوستہ کے مطابق وشتشپ (التیخ) ایک مشہور زرتشتی ریفارمر تھا۔ وید کا اشتشوا۔ ژند کا وشتشوا ایک ہی شخص ہی۔ ویدک رشی فخر سے کہتا ہی ”اشتشوا اور اشتارشمی دشمنوں کو شکست دینے والے پیشواؤں کا کیا کر سکتے ہیں۔ رگوید منڈل سکتہ ۱۲۲۔ رچہ ۱۳ ✤

زرتشتی ریفارمر وشتشپ قومی بادشاہ تھا اغلب ہی کہ اس نے اپنے اصول کو اجرا کرنے کے لیے ہتھیار کو استعمال کیا اس ریفارمیشن کی مخالف فریق نے اطاعت سے منحرف ہو کر مذکورہ بالا جملہ فخراً استعمال کیا معلوم نہیں کہ اشترشمی کون تھا

راقم

پادری بی۔ بی۔ رائے

سہارنپور

وسط ایشیا کے اہل ہنود کے آبائی وطن ہونے پر اعتراضات کا جواب

سوال ۱۔ وسط ایشیا کے اہل ہنود کے آبائی وطن ہونے پر موجودہ زمانہ کے بعض ہنود کیا اعتراض کرتے ہیں؟

جواب۔ وہ یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے اجداد کسی غیر ملک سے آکر یہاں مقیم نہیں ہوئے بلکہ وہ قدیم سے اس ملک کے باشندے تھے ✤

سوال ۲۔ وہ اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں منو سنگھتا کے کون سے شلوک کو اقتباس کرتے ہیں؟

आसमुद्रात वै पर्वादासमुद्रात प
श्चिमात।
तयोरेवान्तरं गर्योरार्यावर्तं विदुर्बुधा

علما نے اس سرزمین کو آریہ ورت کہا ہی جسکے شمال میں ہمالہ اور جنوب میں بندھیاچل اور مشرق میں مشرقی بحر۔ اور مغرب میں بحر مغربی ہیں *

سوال ۳۔ منوجی کی آریہ ورت کی یہہ حدود ٹھہرانیکی کیا وجہہ تھی؟

نوٹ* اس اشلوک کی یہہ تفسیر ہندو پنڈتوں نے کی ہی حقیقت میں اصل اشلوک میں ہمالہ و بندھیاچل نام درج نہیں ہی۔ صرف دو پہاڑوں کا ذکر ہی یعنے منوجی اس سرزمین کا ذکر کرتے ہیں جسکے مشرق اور مغرب میں دو بحر ہیں اور جو دو پہاڑوں کے درمیان ہی سو اس اشلوک سے کوئی خاص زمین ہی مراد نہیں ہو سکتی۔ لیکن تو بھی ہم انہیں کی تفسیر قبول کر لیتے ہیں ✤

واقعات اور آرا

آریہ گزٹ کا دُکھڑا۔ مندرجہ ذیل نوٹ میں جو آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۴ جنوری ۱۹۰۰ء میں شایع کیا گیا ہی ایڈیٹر اخبار مذکور اپنی قوم کی خودغرضی۔ بے ہمتی اور بے غیرتی پر نالہ کرتا ہی۔ اور ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے وہ امریکہ کے مشہور اخبار کرسچن ہیرلڈ میں سے ایک چٹھی کا ترجمہ شایع کرتا ہی۔ ہمارا ہمعصر خیال کرتا ہی کہ بغیر مسیح کو قبول کئے مسیحی مذہب کی خوبیاں اس کے ہموطنوں میں آسکتی ہیں۔ ہم اپنے ہمعصر کو جتاتے ہیں کہ اگر وہ چاہتا ہی کہ اس ملک میں بھی وہی حالت پیدا ہو جو امریکہ و انگلستان میں پیدا ہو گئی ہی اور اس ملک میں بھی اپنے ہم جنسوں کو بچانے کا ویسا ہی خیال جوش زن ہو جیسا کہ مسیحی ملکوں میں ہی تو وہ خود مسیح کو قبول کرے اور اوروں کو مسیح کے قبول کرنے کی ترغیب دے بغیر اس کے اس کی ساری کوششیں رائگاں جاوینگی ؎

ہم اپنا دُکھڑا کسکو سُناویں ہ کوئی نہیں سُنتا۔

ہم اپنا دُکھڑا کس کو سناویں کوئی ہماری نہیں سنتا ہر ایک اپنے اپنے دھندوں پھنسا ہوا ہی۔ خودغرضی نے ہم میں گھر کیا ہوا ہی۔ بے ہمتی اور بے غیرتی میں ہم سب غرق ہو رہے ہیں۔ سارے دیش میں کال پڑ رہا ہی اور ہم دھیان نہیں دیتے۔ ہمارا تو یہہ حال ہی اور امریکہ کے عیسائی اس وقت بھی کمربستہ کھڑے ہیں اور ہماری سنتانوں کو عیسائی بنانے کے لئے تیار ہیں۔ آریہ جاتی کی اگر ہو کو بھی عیسائی بناکر وہ ہماری بے غیرت جاتی کو بتاوینگے کہ تم سب مُردہ ہو اور تم میں محسوس کرنے کا مادہ نہیں؟ پچھلے کرسچن ہیرلڈ میں احمد نگر کی ایک میم صاحبہ کی اخبار مذکور کے نام مفصلہ ذیل تار چھپی ہی ؎

"**قحط سخت۔** مدد دو!" اس پر اخبار مذکور ہندوستان کے قحط زدگاں کی مدد کیلئے اپیل کرتا ہی اور لکھتا ہی۔

"قحط زدگاں کی امداد کے لئے ہمارے ناظرین جو کچھ امداد ارسال کریں گے۔ ہم اسے فوراً بذریعہ تار بھیجنے کا پربندھ کر دیں گے اور اس پر ہمارا کچھ بھی خرچ نہ آویگا۔ اگر ایک ڈالر بھی جلدی بھیجا جاوے تو ایک جان بچ سکتی ہی کرسچن ہیرلڈ کے پاٹھکوں نے ۱۸۹۷ء کے قحط میں جو امداد دی تھی وہ اب تک پھل لا رہی ہی ؎

ہندوستان کے ہر ایک حصہ کے پادری لکھتے ہیں کہ انجیل کے لئے پہلے جو دروازہ بند تھے اب وہ کھل گئے ہیں اور یتیم خانوں میں سینکڑوں بچے ہیں جنہیں بھوک سے بچایا گیا تھا اور جو اب عیسائی ہو رہے ہیں اور اس بات کی تیاری کر رہے ہیں کہ عیسیٰ کا مت سب قصبوں اور گاؤں میں لیجاویں"۔

اخبار مذکور لکھتا ہی کہ بائی کولا کے یتیم خانہ میں ۸۰ ایسے بچے ہیں" جن میں سے بہت سے تو بچے عیسائی ہو گئے ہیں اور ان سے پرتیت ہوتا ہی کہ وہ مفید کام کرنے والے نکلیں گے"۔

پیارے پاٹھک! ان شبدوں کو ذرا غور سے پڑھو۔ ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ پڑھو۔ یہہ کیا بتاتے ہیں۔

ہماری آنکھوں کے آگے تو انہیں پڑھکر بھیانک نظارہ آرہا ہی۔ کیا انہیں پڑھکر آپ کے دل میں کچھ بھی دیا نہیں آتی؟ اگر دیا نہیں تو کم از کم ہمیں غیرت ہی آنی چاہئیں۔ آریہ جاتی نشٹ ہوتی جاتی ہی۔ ویدک دھرم سے نپت ہوکر لوگ عیسائی اور مسلمان ہوتے جاتے ہیں اور ہم میں سے کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ ادہو ہم کسے اپنا دُکھڑا سُناویں۔ کوئی نہیں سُنتا۔ پرماتمن ہماری مدد کرو۔ آپ کے نام کی دُہائی ہی ؎

مسٹر ڈی۔ ایل۔ موڈی۔ ہم نے بڑے افسوس کے ساتھ ولایت کی تار خبروں میں اس خبر کو پڑھا کہ امریکہ کے مشہور مبشر مسٹر ڈی۔ ایل۔ موڈی خداوند کے آرام میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہمارے ناظرین میں سے بہت کم ہونگے جنہوں نے مسٹر موڈی کا نام نہ سُنا ہو یا اس کی کوئی نہ کوئی تصنیف نہ پڑھی ہو۔ یہہ صاحب بڑے ہی کامیاب مبشر تھے۔ ان کے وسیلے سے ہزاروں بلکہ امید ہی کہ لاکھوں آدمی خداوند کے پاس لائے گئے پچھلے سالوں میں ان کی کوشش سے ہزاروں کتابیں امریکہ کے جیلخانوں میں تقسیم کی گئیں اور ہندوستان میں بھی بانٹنے کے لئے بھیجی گئیں۔ یقین ہی کہ ایسے بڑے اور کامیاب مبشر کی کوئی نہ کوئی مفید اور پائیدار یادگار قایم ہوگی۔ ہماری دعا ہی کہ خداوند اُن کے پس ماندگاں کو تشفی بخشے ؎

خوشی کی بات ہی کہ فاضلکا ضلع فیروزپور میں جو بیکانیر کی سرحد پر ہی انجیل کا کام جاری ہوتا جاتا ہی دو شخص جن میں سے ایک نمبردار ہی بپتسمہ پا چکے ہیں اور دو اور شخصوں نے درخواست کی ہی۔ یہہ سب کے سب اپنا کام کرتے اور آزاد ہیں اور مسیحی ہونے پر بھی اپنا کام کرکے اپنی مسیحی زندگی بسر کرتے اور کرنا چاہتے ہیں ؎

+ +

رسید زر

مس ایچ۔اے۔ سیوج صاحبہ۔ بابت پرچہ جات سکول عہ
مسٹر بی۔ نتھو سنگھ صاحب آگرہ ہے
پادری پی۔ منوہا صاحب۔ ڈیرہ دون ع۸ر
پادری وودھاوامل صاحب ہے
میانی اور بھیرہ ریڈنگ روم معہ
بی۔اے۔ شرف۔ بھیرہ عہ
مس وائلی صاحبہ۔ لاہور معہ
پادری امام مسیح صاحب کلکتہ عہ
ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب ہے
پادری آر۔ برج صاحب کلکتہ۔ بابت پرچہ جات سکول عہ
چیف سٹور کیپر ریلوے۔ لاہور۔ بابت اشتہار للعہ
پادری۔ جے۔ آئی۔ مہیا صاحب۔ دہلی۔ بابت پرچہ جات سکول لعہ
ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب۔ نصیر آباد ہے
منشی برکت مسیح۔ گوجرانوالہ عہ
ڈاکٹر ولیم راب صاحب۔ نصیر آباد ہے
پادری۔ ایچ۔ ہاینز صاحب۔ رُڑکی۔ بابت ۳ کاپی عہ
مسٹر ایس۔ برنباس صاحب۔ ایڈورڈس آباد عہ
پنڈت بشن داس صاحب۔ اجنالہ ے

نوٹ۔ روپیہ ارسال کرنے والے پورا پتہ و نام و مطلب لکھا کریں ؛

المشتہر

منیجر نورافشاں۔ لودیانہ ؛

ضرورت

"وکٹوریا ہوم" لودیانہ کیلئے ایک عیسائی مشنری کی ضرورت ہے پنجابی زبان سے واقف ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔ درخواستیں بمعہ نقول اسناد مس۔ کے۔ اے۔ گرینفیلڈ صاحبہ آنریری سکرٹری وکٹوریا ہوم لودیانہ کی خدمت میں آنی چاہئیں ؛

ضرورت

۲ ۲

سکاچ مشن گجرات کے لیئے دو بائبل وومن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۲ روپیہ سے ۲۰ تک دی جائیگی۔ بیوہ کو ترجیح دی جاوے گی۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں ؛

المشتہر

مس ایچ۔ سی۔ بیکمین صاحبہ لیڈی مشنری
گجرات پنجاب

اشتہار کتب انگریزی برائے فروخت

مندرجہ ذیل کتابیں اور انکے سوا اور کتابیں بھی مشتہرہ کے پاس فروخت کیلئے موجود ہیں جو صاحب خریدنا چاہیں ذیل کے پتے سے دریافت کریں ؛ ویبسٹر ڈکشنری ۲ جلد وغیرہ۔ حاج صاحب کی تھیولوجی ۲ جلد وغیرہ۔ انوٹیٹڈ ڈیپر گراف بائبل ایک جلد۔ رومن بائبل سنہری ایک جلد۔ سنسم ڈسکریمی نیٹیڈ ایک جلد۔ تھیاریس انگلش ورسز اینڈ فریزز ایک جلد۔ ڈکشنری آف ایڈیمس ایک جلد۔ قرآن انگریزی سیل ۲ حصہ ایک جلد۔ بائبل ریوائزڈ ورشن ایک جلد۔ جیمبرس ہسٹری ایک جلد۔ انگلش سنٹنس ایک جلد۔ کینو الجبرا ایک جلد۔ اور دیگر کتب اور نیز مسمرزم کی کتابیں بھی انگریزی میں موجود ہیں۔ المشتہرہ۔ مس لیوک مشن احاطہ لودیانہ ؛

علاقہ۔ کوہ سیاہ میں بونال کے متصل سرحدی پولس کی چوکی پر سرحد پار کے قریب دو سو یاغستانیوں کا ایک گروہ حملہ آور ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ پندرہ آدمیوں کو قتل کر کے کئی انفیلڈ رفلیں اور سامان گولہ بارود اور ایک تعداد مویشیوں کی چھین کر لے گئے۔ اسلحہ سرکاری تھے اور مویشی رعایا کے ہونگے ؛

ایک جعلساز۔ دیہات ضلع گوڑگاوں میں ایک شخص نے بڑی دلیری کی۔ یہ ایک جسیم سفید ریش سکھ معلوم ہوتا تھا اپنا نام شیر سنگھ جمعدار ظاہر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ الہ آباد میں ۱۴ وین رجمنٹ بھرتی ہو رہی ہے۔ اس کے لئے رنگروٹ جمع کرنے میں اس نے اشتہار دیا کہ جو لوگ فوج میں بھرتی ہونا چاہیں زمیندار کے چوپال میں آجاویں اور جو لوگ بھرتی کی رعایت کیلئے نقدی نہ دے سکیں ان سے معقول ضمانت پر اکتفا کی جائیگی اور نیز یہ مشہور کیا کہ جو روپیہ دیا جاوے گا کمان افسر اپنے دستخطوں سے اسکی رسید شایع کریگا۔ مواضع جھجر۔ اسلامپور و گوڑگاوں سے کئی آدمی نوکری کے لالچ سے آئے وہ ان سب کو گوڑگاوں میں لایا اور اسسٹنٹ سرجن کو پوری فیس دیکر صحت کا امتحان کرایا گیا شیر سنگھ نے ہر ایک رنگروٹ سے نوکری کے معائنہ کی فیس میں ایک سے دو روپیہ تک لیا اور ایک ٹھیکہ دار سے پچاس روپیہ لئے۔ اسکے بعد موضع سوہنہ کو گیا اور وہاں بھی ذیلدار کی معرفت کچھ رنگروٹ حاصل کئے اور پلول اور ہوڈل میں بھی یہی چال چلا اسکے بعد کہتے ہیں کہ موضع وزیر آباد میں بھی کام کر رہا ہے وہ کہتا تھا کہ دو تین دن میں واپس آونگا اور آج تک آتا ہے

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...	۱۲ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...	۲ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...	۲ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...	ہے
قیمت دو کاپی کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی ...	ہے
بغیر ضمیمہ ...	عہ
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی ...	عہ
بغیر ضمیمہ	۱۲ر